انعامی بانڈ: ایک ذہنی الجھن

س: ملکی معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے اور مالی وسائل کے حصول کے لیے حکومتی سطح پر اسٹیٹ بنک کے توسط سے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، خاص ڈیپازٹ اسکیم، نیشنل پرائز بانڈ وغیرہ، اور دیگر مالیاتی اسکیموں کا اجرا کیا جاتا ہے۔ میرا سوال انعامی بانڈ (پرائز بانڈ) کے بارے میں ہے۔

انعامی بانڈ منسٹری آف فنانس کے تحت اسٹیٹ بنک آف پاکستان سے جاری ہوتے ہیں جو مختلف مالیت کے ہوتے ہیں۔ یہ بانڈ خریدنے کے بعد کسی بھی وقت دوبارہ بھنائے جاسکتے ہیں اور بغیر کسی کٹوتی کے پوری رقم واپس مل جاتی ہے۔ قرعہ اندازی کے ذریعے انعام دیا جاتا ہے اور حکومتی سرپرستی کی وجہ سے دھوکا دہی کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ انعام نہ نکلنے کی صورت میں اصل زر بھی محفوظ رہتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ انعامی بانڈوں کے بارے میں ہمارے علما میں ذہنی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی۔ کچھ اسے سود اور قمار بازی اور جوا کہتے ہیں۔ کچھ اس اسکیم کو جائز کہتے ہیں۔ کچھ کے نزدیک یہ لاٹری اور جوے کی مانند ہے، اور انعامی رقم جائز نہیں ہے۔ آپ وضاحت فرمادیجیے کہ انعامی بانڈ کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج: کسب مال کے ضمن میں قرآن پاک یہ پابندی عائد کرتا ہے کہ دولت صرف حلال طریقوں سے حاصل کی جائے اور حرام طریقوں سے اجتناب کیا جائے۔ اکتسابِ مال کے ضمن میں سود کو حرام کیا گیا ہے (البقرہ ۲: ۲۷۵-۲۷۹)، خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ اور خواہ وہ شخصی ضروریات کے قرضوں پر ہو یا تجارتی و صنعتی اور زراعتی ضروریات کے قرضوں پر۔ اسی طرح جوا (قمار) اور تمام وہ طریقے جن سے کچھ لوگوں کا مال کچھ دوسرے لوگوں کی طرف منتقل ہونا، محض بخت و اتفاق پر مبنی ہو، بھی حرام ہے۔ (المائدہ ۵: ۹۰)

انعامی بانڈ (پرائز بانڈ) کی صورت کچھ یوں ہے کہ حکومتِ پاکستان مختلف حوالوں سے قرض لیتی ہے۔ اس قرض کی مختلف صورتیں ہیں جن میں بیرونی ادارے اور ممالک، مثلاً آئی ایم ایف،

ورلڈ بنک اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک وغیرہ شامل ہیں' اور ملکی سطح پر حکومت کمرشل بنکوں کے علاوہ عوام سے بالواسطہ طور پر قرض حاصل کرتی ہے۔ یہ قرض ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ' اسپیشل سیونگ سرٹیفیکیٹ اور انعامی بانڈ کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ حکومت اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے لیے گئے ان قرضوں پر سود ادا کرتی ہے اور پاکستان کے بجٹ کی سب سے بڑی مد یہی سود اور قرضوں کی ادایگی (debt servicing) ہی ہوتی ہے۔

انعامی بانڈ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں: ''اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ بانڈ بھی اسی نوعیت کے قرضے ہیں جو حکومت اپنے مختلف کاموں میں لگانے کے لیے لوگوں سے لیتی ہے اور ان پر سود ادا کرتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے ہر وثیقہ دار (انعامی بانڈ خریدنے والے) کو اس کی دی ہوئی رقم پر فرداً فرداً سود دیا جاتا تھا' مگر اب جملہ رقم کا سود جمع کر کے اسے چند وثیقہ داروں کو بڑے بڑے انعامات کی شکل میں دیا جاتا ہے اور اس امر کا فیصلہ کہ یہ انعامات کن کو دیے جائیں گے' قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جاتا ہے...... یہ صورت واقعہ صاف بتاتی ہے کہ اس میں سود بھی ہے اور روحِ قمار بھی۔ جمع شدہ سود کی وہ رقم جو بہ صورتِ انعام دی جاتی ہے اس کا کسی وثیقہ دار کو ملنا اسی طریقے پر ہوتا ہے جس طرح لاٹری میں لوگوں کے نام انعامات نکلا کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ لاٹری میں انعام پانے والے کے سوا تمام باقی لوگوں کے ٹکٹوں کی رقم ماری جاتی ہے اور سب کے ٹکٹوں کا روپیہ ایک انعام دار کو مل جاتا ہے' لیکن یہاں انعام پانے والوں کے سوا باقی سب وثیقہ داروں کی اصل رقمِ قرض نہیں ماری جاتی۔ (ترجمان القرآن' جنوری ۱۹۶۳ء بہ حوالہ رسائل و مسائل' حصہ سوم' ص ۲۳۹)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے یہ جواب ۱۹۶۳ء میں دیا' اس کے بعد ۱۹۶۹ء میں ربا کے مسئلے پر غور کے دوران پاکستان کی اسلامی مشاورتی کونسل نے انعامی بانڈ پر ملنے والی رقم کے بارے میں یہ رائے دی: ''انعامی بانڈ پر جو انعام دیا جاتا ہے وہ ربا (سود) میں شامل ہے''۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے جو کہ حکومتِ پاکستان کا ایک آئینی ادارہ ہے انعامی بانڈ کے ضمن میں اپنی سفارش بذریعہ مراسلہ نمبرے (۴۴) ۸۳-آرسی آئی' ۲۲ فروری ۱۹۸۴ء کو

وزارتِ مذہبی امور کو اور وزارتِ خزانہ کو بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۸۴ء ارسال کی جس میں حکومت سے کہا گیا: ''لہٰذا اسلامی نظریاتی کونسل وجوہاتِ مندرجہ ذیل کی بنا پر حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ حکومت سابقہ کونسل کی سفارش کو فوری طور پر نافذ کر کے اس پر سختی سے عمل کرائے۔ چونکہ انعامی بانڈ اسکیم کی لعنت روز بروز فروغ پا رہی ہے۔ انعامی رقم سود ہے جواز روے شریعت ممنوع و حرام ہے۔ چونکہ انعامی بانڈ کی رقم پر ٹیکس نہیں ہوتا اس لیے لوگ اپنے کالے دھن کو چھپانے کے لیے انعامی بانڈ اسکیم کا سہارا لے رہے ہیں۔ سرمایہ کاروبار سے نکال کر اس اسکیم میں لگایا جا رہا ہے جس سے کاروبار کے مواقع کم ہو رہے ہیں۔ انعامی رقم بغیر محنت کے حاصل ہوتی ہے جو کہ میسر ہے جواز روے قرآن حرام ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل حکومت پر زور دیتی ہے کہ انعامی بانڈ اسکیم اور دیگر اسی قسم کے کاروبار کا جو میسر کے زمرے میں آتے ہیں' مکمل طور پر قلع قمع کیا جائے۔ (اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ' براے سال ۸۴-۱۹۸۳ء)

لہٰذا انعامی بانڈ کی نوعیتِ معاملہ' مولانا مودودیؒ کی تفصیلی رائے' اسلامی مشاورتی کونسل (۱۹۶۹ء) اور اسلامی نظریاتی کونسل (۱۹۸۴ء) کی دوٹوک رائے کی روشنی میں' انعامی بانڈ پر ملنے والی انعامی رقم سود ہے اور جس انداز اور قرعہ اندازی کے ذریعے انعام کا تعین کیا جاتا ہے وہ قمار کی صورت ہے۔ مزید برآں انعام پانے والوں کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے کہ وہ شخص بہت خوش قسمت ہے اور اس پر ''اللہ کا خاص فضل و کرم'' ہے، جب کہ انعام سے رہ جانے والے لوگ کبھی تو اپنی قسمت کا رونا روتے ہیں اور اپنے مقدر کو کوستے ہیں' اور کبھی براہِ راست اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں عجیب و غریب باتیں سننے میں آتی ہیں جو منافی اسلام ہیں۔

مندرجہ بالا آرا اور دلائل کی بنا پر اور اپنے مال کو پاکیزہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ انعامی بانڈ اور اسی طرح کے دوسرے سودی اور قمار پر مبنی کاروبار یا لین دین سے پرہیز کیا جائے اور اپنے دین کی حفاظت کی جائے اور دنیا کے فوری اور قلیل فائدے کے لیے اپنی آخرت کو خراب نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (پروفیسر میاں محمد اکرم)